

Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities

(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)

Home Page: <http://www.arjish.com>

Approved by HEC in "Y" Category

Indexed with: IRI (AIU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

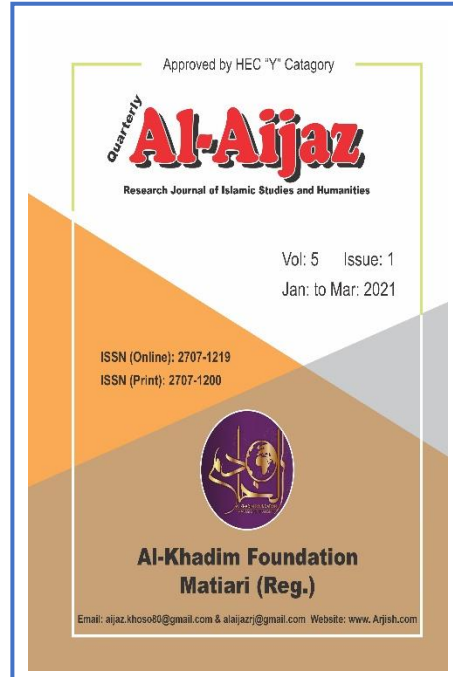
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan

Website: www.arjish.com

Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020

This work is licensed under a

[Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)



TOPIC:

Concept, Need and Significance of Sharia rating in Islamic Financial institutions in the perspective of Credit Rating Agencies

AUTHORS:

1. Dr. Muhammad Mushtaq Ahmed, Assistant Professor/In.Charge Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.
Email: dr.mmushtaqahmed@gmail.com
2. Dr. Javed Khan, Lecturer, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.
Email: javed48442@gmail.com

How to cite:

Ahmed, M. M., & Khan, J. . (2021). U-8 The Concept, Need and Significance of Sharia rating in Islamic Financial institutions in the perspective of Credit Rating Agencies. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, 5(1), 111-129.

[https://doi.org/10.53575/u8.v5.01\(21\).111-129](https://doi.org/10.53575/u8.v5.01(21).111-129)

URL: <http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/235>

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 111-129

Published online: 2021-03-15

QR Code



اسلامی مالیاتی اداروں کی شریعہ ریٹنگ کا تصور اور ضرورت واہمیت: کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کے تناظر میں

Concept, Need and Significance of Sharia rating in Islamic Financial institutions in the perspective of Credit Rating Agencies

Dr. Muhammad Mushtaq Ahmed*

Dr. Javed Khan**

Abstract

Sharia compliance is considered the basic component of Islamic financial industry as sharia permissibility is one of the basic motive for majority of the customers of Islamic Financial services. Presently the assurance regarding the sharia compliance of Islamic financial institution is given by the Sharia Advisor or Sharia board of respective Islamic financial institution. But there is no process, similar to the credit rating agencies, which provides the public an independent assessment of the commitment of different Islamic financial institution as regard to follow sharia injunctions in true letter and spirit for comparison with other Islamic financial institution. In this paper, the concept of credit rating, its origin, importance and advantages are discussed. In the light of the credit rating agencies practices, the concept of sharia rating and its importance are elaborated. It is observed and recommended that sharia quality rating will be very beneficial for all the stakeholders of the Islamic financial institutions as well the Islamic financial industry hence regulatory bodies of Islamic financial institutions, IFI's and Credit Rating Agencies shall work together to further refine the concept for implementation of Sharia rating in the industry.

Keywords: Sharia Rating, Credit Rating, Sharia compliance, Islamic Financial Institutions

تعارف:

اسلامی مالیاتی اداروں کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ اس کے مختلف شعبہ جات کے حوالے سے تحقیق کا کام جاری ہے۔ ان شعبہ جات میں سے ایک اہم شعبہ شریعہ کمپلائنس یعنی شرعی ہدایات سے مطابقت کا بھی ہے جو ان مالیاتی اداروں کا دوسرے مالیاتی اداروں سے بنیادی فرق اور امتیازی وصف ہے یعنی ان شرعی ضوابط کے مطابق کاروباری امور سرانجام دینا ہے جو متعلقہ بینک کا شریعہ بورڈ اور متعلقہ ملک کے مرکزی بینک کا شریعہ بورڈ اور اسلامی بینکاری کے نگرانی کا ادارہ دے۔ اسی طرح ان تمام امور سے پہلو تہی کرنا، جن سے بچنے کے حوالے سے انہی اداروں اور شعبہ جات نے حکم دیا ہو۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے طرف سے ۲۰۱۵ میں شریعہ گورننس فریم ورک کا اجراء کیا گیا جس میں ۲۰۱۸ میں مزید کچھ امور کا اضافہ کیا گیا۔¹ اس کا مقصد پاکستان میں اسلامی بینکوں کے لئے متعلقہ شعبہ جات اور اداروں کی جانب سے جاری کردہ شرعی راہنما ہدایات اور اصولوں

* Assistant Professor/In.Charge Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.

Email: dr.mmushtaqahmed@gmail.com

** Lecturer, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.

Email: javed48442@gmail.com

کی پاس داری یقینی بنانا ہے، اس فریم ورک میں مختلف شعبہ جات اور ان کی ذمہ داریوں کے حوالے سے تفصیلی ضوابط بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں بورڈ آف ڈائریکٹرز، شریعہ بورڈ، انٹرنل شریعہ آڈٹ، ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ، شریعہ کمپلائنس اور ٹریننگ وغیرہ شامل ہیں۔ مرکزی بینک کی جانب سے یہ ہدایات اس بات کا ثبوت ہیں کہ مرکزی بینک بھی شریعہ کمپلائنس کی اہمیت کو سمجھتا ہے اور اس پر عمل کرنے کو یقینی بنانے کے لئے اہم اقدامات کر رہا ہے۔

ان اقدامات کے ساتھ ساتھ عصر حاضر میں بین الاقوامی سطح پر شریعہ کمپلائنس کے نظام کو مزید مستحکم کرنے کے لئے شریعہ ریٹنگ کا تصور متعارف کرنے کی تجاویز دی گئیں۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح کسی ادارے کے مالیاتی استحکام اور عدم استحکام کے حوالے سے درجہ بندی جانچنے کے لئے کریڈٹ ریٹنگ کا تصور موجود ہے اسی طرح کسی ادارے کو متعلقہ شریعہ بورڈ وغیرہ کی جانب سے دی گئیں شرعی ہدایات پر عمل درآمد جانچنے کے حوالے سے بھی ریٹنگ ہو۔²

چونکہ اسلامی مالیاتی ادارے دوسرے تمام معاملات میں اگرچہ دوسرے مالیاتی اداروں کی طرح ہی ہیں تاہم شرعی ہدایات کی پاسداری کی دعوے داری ان کو دوسرے اداروں سے ممتاز کرتی ہے۔ نیز ان اداروں کو شرعی ہدایات سے عدم مطابقت کی صورت میں نقصان کے خطرے کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے جو ان اداروں سے منسلک مخصوص خطرہ سمجھا جاتا ہے۔³ اس لئے ان اداروں کے لئے مالیاتی ریٹنگ کے ساتھ ساتھ شریعہ ریٹنگ متعارف کرانے پر زور دیا جاتا ہے۔

مالیاتی ادارے اور ریٹنگ کا تصور:

اجتماعی کاروبار کے لئے بڑے پیمانے پر مطلوبہ سرمایہ اکٹھا کرنا ہمیشہ سے ایک مشکل کام رہا ہے کیونکہ مطلوبہ سرمایہ صرف ذاتی تعلقات کی بنیاد پر جمع نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح عصر حاضر میں سرمایہ کاروں کی بھی یہ ضرورت رہی ہے کہ ان کو مختلف اداروں کے بارے میں معیاری معلومات اور ان کے مالیاتی مقام کا علم ہو، تاکہ ان کو سرمایہ کاری کرنے کے لئے مزید مشقت نہ اٹھانی پڑے۔ اس لئے ایسے اداروں کی ضرورت محسوس کی جاتی رہی جو سرمایہ کاروں کو ان اداروں کے حقیقی مرتبے سے آگاہ کریں اور اگر کسی ادارے کی مالی پوزیشن کمزور ہو تو اس کمزوری کا بروقت علم ہو۔

اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے سنہ ۱۹۹۰ میں جان موڈی نامی شخص نے نیویارک شہر سے ایسے ادارے کی بنیاد رکھی جس کا کام سرمایہ کاروں کو مختلف مالیاتی اداروں کے حوالے سے ان کے مالی استحکام اور عدم استحکام کے بارے میں رائے دینا تھا۔ جو عصر حاضر میں Moody's investor Service کے نام سے پوری دنیا میں مشہور و معروف ہے۔⁴

سنہ ۱۹۱۶ میں Henry Poor نامی شخص نے بھی Poor کمپنی کے نام سے اسی کام کا آغاز کیا۔ اس کمپنی نے سنہ ۱۹۴۱ میں standard's Statistics نامی کمپنی جو خود بھی مالیاتی معلومات کا کاروبار کرتی تھی کے ساتھ انضمام کیا اور انضمام کے بعد ادارے کا نام Standards & Poor رکھا گیا۔⁵

ریٹنگ کے لحاظ سے مشہور و معروف اداروں میں عالمی سطح پر تیسرا نام Fitch کا آتا ہے جس کا قیام سنہ ۱۹۲۴ میں عمل میں لایا گیا۔ ان تینوں اداروں کے مرکزی دفاتر نیویارک میں واقع ہیں۔⁶

اگرچہ عالمی سطح پر ریٹنگ ایجنسیوں کی تعداد ۱۵۰ سے زائد ہے جن میں اکثریت چھوٹے سطح کی کمپنیوں کی ہے اور ان کا دائرہ کار مخصوص شعبوں یا مخصوص علاقوں تک محدود ہے، جبکہ مذکورہ بالا تینوں کمپنیاں عالمی سطح پر ریٹنگ کی صف اول کی کمپنیاں ہیں، ان میں سے اول الذکر دونوں کمپنیاں ریٹنگ کے تقریباً اسی سے نوے فیصد تک کاروبار پر حاوی ہیں۔ جبکہ Fitch کا مارکیٹ میں حصہ کم ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی فیس بھی دونوں کمپنیوں سے نسبتاً کم ہے۔⁷

ابتدائی طور پر جب یہ ادارے قائم ہوئے تو اس وقت صرف قرضوں کے حصول کے لئے جاری شدہ مخصوص دستاویزات کی ریٹنگ کا تصور قائم ہوا اور اس وقت ریٹنگ کا ادارہ (subscriber) (جو لوگ ان دستاویزات میں سرمایہ کاری کرتے) سے معلومات کا تبادلہ کرنے کے عوض اپنی محنت کا معاوضہ وصول کرتا، کیونکہ ان معلومات کے ذریعہ ان سرمایہ کاروں کو مطلوبہ مالیاتی دستاویز کے استحکام اور عدم استحکام کی معلومات ملتی، جن کا حصول بصورت دیگر ان کے لئے آسان نہ ہوتا اور اسی کی بنیاد پر سرمایہ کار، سرمایہ کاری کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرتا۔ تاہم وقت کے ساتھ ساتھ جب ٹیکنالوجی نے ترقی کی اور فوٹو اسٹیٹ مشین اور دوسرے ایسے ذرائع وجود میں آئے جن کے ذریعے سے سرمایہ کاری میں دلچسپی رکھنے والے افراد فراہم شدہ معلومات کا تبادلہ ایک دوسرے کے ساتھ کرنے لگے تو ان ریٹنگ ایجنسیوں نے اپنے کاروبار کا انحصار (subscriber) سے ان کمپنیوں کی طرف منتقل کر دیا جن کی یہ ادارے ریٹنگ کرتے۔⁸

موڈیز کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان کی کمائی کا نوے فیصد ان اداروں کی جانب سے دیا گیا جن کی جانب سے ان دستاویزات کا اجراء کیا گیا۔⁹

اسی وجہ سے کچھ محققین کی رائے یہ ہے کہ Conflict of interest یعنی مفادات کے تصادم کی وجہ سے ان ایجنسیوں کے فراہم کردہ ریٹنگ پر اعتماد نہیں کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ جن کمپنیوں کی ریٹنگ جاری کی جاتی ہے انہی سے ریٹنگ کے اجراء کی فیس لی جاتی ہے۔ اگر یہ ایجنسیاں ان کمپنیوں کو کمزور ریٹنگ دیں گی تو وہ اپنا کاروبار کسی اور کمپنی کی جانب منتقل کر لیں گی اور کسی اور کمپنی کو فیس دے کر اس سے ریٹنگ کروالیں گی۔ جس سے ریٹنگ ایجنسی کا نقصان ہوگا اور نہ صرف یہ کمپنی بلکہ مارکیٹ میں موجود دوسری کمپنیاں بھی ایسی ریٹنگ ایجنسی سے اپنی ریٹنگ کروانا چاہیں گی جو ان کی مرضی کی ریٹنگ دیں۔¹⁰

تاہم دوسری جانب کچھ محققین کا خیال یہ بھی ہے کہ ریٹنگ ایجنسیاں مارکیٹ میں اپنی ساکھ کا خیال رکھتے ہوئے ایسے معاملات میں انتہائی احتیاط سے کام لیتی ہیں۔ کیونکہ اگر مارکیٹ میں اس بات کی شہرت کی ہو کہ یہ ایجنسی صرف رقم کے عوض مستحکم ریٹنگ دیتی ہے تو مارکیٹ میں اس کمپنی کی ریٹنگ پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے ورنہ ریٹنگ کا کاروبار چونکہ اعتماد کی بنیاد پر قائم ہے اس لئے ساکھ کھونے سے ان کا کاروبار بجائے بڑھنے کے، نقصان میں چلا جائے گا۔¹¹

ریٹنگ کے کاروبار سے منسلک اداروں میں سے کچھ ادارے کمائی کے لحاظ سے مکمل طور پر مالیاتی دستاویزات کا اجراء کرنے والے اداروں پر موقوف نہیں۔ مثلاً اے ایم بیٹ نامی ادارہ جو ریٹنگ کے کاروبار سے منسلک ہے، اس کے اعداد و شمار کے مطابق اس کی کمائی کا ساٹھ فیصد اشاعتی کام، اور subscriber کی جانب سے ادا کی جانے والی فیس پر مشتمل ہے۔ تاہم مجموعی طور پر بڑے اداروں کی کمائی کا انحصار ان مالیاتی اداروں کی جانب سے ادا کی گئی فیسوں پر ہے جن کو یہ ادارے ریٹنگ دیتے ہیں۔¹²

عصر حاضر میں ریٹنگ کا تصور بہت زیادہ وسیع ہو چکا ہے، یہ جس طرح مالیاتی اداروں یا ان کی جانب سے جاری کردہ مالیاتی دستاویزات کا کیا جاتا ہے اسی طرح مختلف ممالک کی جانب سے جاری کردہ مالیاتی دستاویزات (جن کے ذریعہ یہ ممالک یا ادارے، سرمایہ کار / قرض دینے والے اداروں سے رقوم جمع کرتی ہیں مثلاً بانڈز وغیرہ) ان کی بھی ریٹنگ کی جاتی ہے، تاکہ سرمایہ کاری / قرض فراہم کرنے والے ادارے ان دستاویزات کے استحکام کو جانچ سکیں اور اسی کی بنیاد پر پھر سرمایہ کاری کرنے والے افراد ان دستاویزات میں سرمایہ لگانے یا نہ لگانے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر ممالک کی ریٹنگ کا تصور بھی متعارف ہوا جس کو Sovereign Rating کا نام دیا جاتا ہے۔¹³ مختلف ممالک کی ریٹنگ ان کے موجودہ مالی، سیاسی استحکام اور عدم استحکام اور مستقبل میں ان ممالک کے ممکنہ سیاسی حالات اور مجموعی پیداوار وغیرہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ جس کی بنیاد پر سرمایہ کاری کرنے والے ادارے اور ممالک، ان ممالک میں سرمایہ کاری کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

کریڈٹ ریٹنگ کی درجہ بندی اور ریٹنگ کی علامات:

عالمی سطح پر کسی بھی کمپنی یا ادارے کی قرض کی ادائیگی اور عدم ادائیگی کی ساکھ Credit Worthiness کی درجہ بندی کے لئے ریٹنگ کی اصطلاح مقرر ہے اور اس درجہ بندی کے لئے مخصوص الفاظ اور علامات مقرر کئے گئے ہیں جن کے مخصوص معانی اور مفہم ہوتے ہیں۔ اگرچہ عمومی طور پر اس درجہ بندی کی ابتدا AAA سے ہوتی ہے جو سب سے اونچا درجہ سمجھا جاتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو ادارے اس درجہ بندی میں آتے ہیں ان کی جانب سے قرضوں کی عدم ادائیگی کے خطرے کا نہ ہونے کے برابر امکان ہوتا ہے۔ اس درجہ بندی میں صرف وہ ادارے آتے ہیں جن کی مالیاتی ساکھ انتہائی اعلیٰ ہو اور عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ امکانی طور پر حالات اس ادارے کی ادائیگی کے استحکام پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں کمزور ترین درجہ اور انتہا D یعنی Default پر ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کمپنی یا ادارے کی قرضے کی ادائیگی کی ساکھ نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ یہ کمپنی دہلیہ ہو چکی ہے۔¹⁴

عام طور پر کریڈٹ کی درجہ بندی کے پیمانوں کا نقشہ درجہ ذیل ہے:

AAA
AA
A
BBB
BB
B

CCC
CC
C
D (Default)

تاہم کچھ ریٹنگ ایجنسیاں ان میں سے سرمایہ کاری کے لئے نہایت موزوں اور اس سے کم تر درجے کے حوالے سے بھی امتیاز کرتے ہیں، نیز طویل مدتی کریڈٹ ریٹنگ اور قصیر مدتی کریڈٹ ریٹنگ کا تعین بھی کیا جاتا ہے۔ عام طور پر ایک سال یا اس سے زائد کے لئے طویل مدت Long term کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے جبکہ ایک سال سے کم کے لئے قصیر مدتی Short Term کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔¹⁵

اسی طرح ان درجہ بندیوں میں ریٹنگ ایجنسیاں مزید تقسیم کر کے مختلف اداروں کے لئے درمیانی سطح کی درجہ بندی جاری کرتی ہیں، ان درمیانی درجہ بندیوں کے لئے اضافی علامات متعین کئے گئے ہیں۔¹⁶

مثلاً موڈیز AAA, AA, A اور C, CC, CCC, B, BB, BBB اور D کے ذریعے کسی کمپنی کے قرضوں کی ادائیگی کے استحکام اور عدم استحکام کو ظاہر کرتی ہے۔ اسی طرح ان کے ساتھ اعداد کا انضمام کر کے کسی ادارے کے قرض کی ادائیگی اور عدم ادائیگی کے حوالے سے استحکام اور عدم استحکام کا تعین کیا جاتا ہے۔ پھر استحکام اور عدم استحکام کے لحاظ سے مختلف مراتب Slabs مقرر کئے گئے ہیں جن میں اعلیٰ، ادنیٰ اور متوسط کے لئے علامات متعین کئے گئے ہیں۔ نیز طویل المدتی ریٹنگ کے لئے علامت اور پیمانے مختلف ہوتے ہیں جبکہ قصیر المدتی ریٹنگ کے لئے پیمانے مختلف ہوتے ہیں۔ دونوں میں مختلف امور کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس Standards & Poor اور Fitch کی جانب سے کسی کمپنی کا ادارے کے استحکام اور عدم استحکام کا اظہار انہی الفاظ کے ساتھ + اور - کے علامات ملا کر کیا جاتا ہے۔ اگرچہ مخصوص دستاویزات یا مخصوص ملک یا کسی خاص ایجنسی کی جانب سے ریٹنگ کی درجہ بندی کے لئے ان کے علاوہ بھی علامات مقرر کی گئیں ہیں تاہم یہ وہ علامات ہیں جن کو عالمی سطح پر کمپنیوں یا ملکوں کی ریٹنگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ذیل میں چارٹ کے ذریعہ ان تینوں عالمی ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے دی جانے والی درجہ بندی کی علامات کا موازنہ کیا گیا ہے۔

	Moody Long Term Short Term	S&P Long Term Short Term	Fitch Long Term Short Term	
Investment Grade	Aaa Aa1 Aa2 Aa3 Prime 1 A1 A2 Prime 2 Baa1 Baa2 Prime 3 Baa3	AAA AA+ A-1 + AA- A+ A-1 A- BBB+ BBB A-2 A-3 BBB-	AAA AA+ F1+ AA AA- A+ F1 A- F2 BBB BBB- f3	Highest
Non-investment Grade	Ba1 Ba2 Ba3 Not Prime B2 B3 Caa Ca C	BB+ B BB- B+ B C CCC CC C D	BB+ BB BB- B B+ B B- CCC CC C D	Lowest

حوالہ (17)

کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کا بنیادی کام اور Ancillary Services :

کریڈٹ ریٹنگ کمپنیاں بنیادی طور پر قرض لینے والے کسی بھی ادارے یا دستاویز کی ریٹنگ کرتی ہیں چاہے وہ مالیاتی ادارہ ہو یا مالیاتی دستاویز یا کوئی ملک، ان امور کو مد نظر رکھتے ہوئے کریڈٹ ریٹنگ کی تعریف یوں کی گئی ہے:

ریٹنگ کے حوالے سے معلوم و منضبط اصولوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کسی ادارے، ملک، یا قرضے کی دستاویز کی قرضے کی ادائیگی اور عدم

ادائیگی کے ساتھ Credit Worthiness کے حوالے سے ریٹنگ کی صورت میں Opinion رائے دینا۔¹⁸

عمومی طور پر کریڈٹ ریٹنگ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کسی ادارے کے قرض کے حوالے سے ساتھ کو متعین کرتی ہے۔ اور براہ راست کریڈٹ

رسک کے علاوہ دوسرے خطرات کو اس درجہ بندی کے حوالے سے نہیں دیکھا جاتا۔ اسی وجہ سے عموماً یہ ایجنسیاں اس بات کی وضاحت کرتی رہتی ہیں کہ ان ریٹنگز کو اگرچہ سرمایہ کار استعمال میں لاسکتے ہیں تاہم یہ ریٹنگز سرمایہ کاری کی درجہ بندی نہیں ہیں اور نہ ہی یہ سرمایہ کاری کے لئے فیصلہ کن بنیاد رکھتی ہیں۔ یہ فقط سرمایہ کاری کے صرف ایک جہت یعنی قرض کی معیار Credit Quality کا تعین کرتی ہیں کہ یہ کمپنی، جاری شدہ دستاویز یا ملک قرضے کی واپسی یا عدم واپسی کے حوالے سے کس درجہ میں ہے۔ اسی طرح یہ درجہ بندی کسی حد تک اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے کہ ڈیفالٹ کی صورت میں سرمایہ لگانے والے کو کس حد تک سرمائے کی واپسی کا امکان ہے۔¹⁹

اگرچہ بالواسطہ طور پر کسی ادارے، ملک یا دستاویز کی ریٹنگ میں دوسرے خطرات کو بھی دیکھا جاتا ہے جو قرض کی ادائیگی پر اثر انداز ہو سکتے ہوں، اسی طرح مجموعی معاشی صورتحال کو بھی اس میں دیکھا جاتا ہے۔ لیکن ان خطرات کا جائزہ صرف اس حد تک لیا جاتا ہے کہ یہ خطرات اس مخصوص ادارے، یا ملک کے حوالے سے قرضے کی واپسی پر کس حد تک اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔²⁰

کریڈٹ ریٹنگ کی بہت ساری اقسام ہوتی ہیں جن میں سے مخصوص دستاویزات اور اداروں سے لے کر ملکوں تک کی کریڈٹ ریٹنگ شامل ہیں، اسی ریٹنگ کی بنیاد پر سرمایہ کار ان اداروں یا ملکوں میں سرمایہ کاری کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں کیونکہ ان سرمایہ کار یا قرض دینے والے اداروں کی سرمایہ کاری کی پالیسی ان ریٹنگ ایجنسیوں کی طرف سے دی گئی ریٹنگ سے منسلک ہوتی ہے۔ اسی طرح اسی ریٹنگ کی بنیاد پر قرض یا سرمائے پر لگنے والے سود کا تعین بھی ہوتا ہے۔ جس کا تفصیلی ذکر آنے والے سطور میں کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

عصر حاضر میں کچھ ریٹنگ ایجنسیوں نے اپنے بنیادی کام یعنی کریڈٹ ریٹنگ کے ساتھ ساتھ ancillary Services کے نام سے خدمات فراہم کرنا شروع کیا ہے۔ یہ ان خدمات کو کہا جاتا ہے جو کریڈٹ ریٹنگ کے علاوہ مہیا کی جاتی ہیں، ان سہولیات میں ریٹنگ سے پہلے جانچ کی سہولت مہیا کرنا مثلاً کوئی ادارہ ریٹنگ سے پہلے ریٹنگ ایجنسی کی خدمات حاصل کرے کہ موجود معلومات اور حالات کو دیکھتے ہوئے کمپنی کی درجہ بندی کیا بن سکتی ہے۔ اسی طرح کسی خاص معاملے کے بارے میں مشاورت consultancy کی خدمات مہیا کرنا، یا رسک مینجمنٹ کے حوالے سے خدمات مہیا کرنا، اسی طرح ٹریڈنگ کا انعقاد وغیرہ ایسی خدمات ہیں جن کو عصر حاضر میں مختلف ریٹنگ ایجنسیوں نے شروع کیا ہے جس میں سے زیادہ تر خدمات ان اداروں کو مہیا کی جاتی ہیں جن کی ریٹنگ یہ ادارے کرتے رہتے ہیں۔

گویا کہ ریٹنگ ایجنسیوں کی ان ancillary Services کے ذریعہ کمائی کا زیادہ انحصار ان اداروں پر ہوتا ہے جن کی ریٹنگ یہ ایجنسیاں کرتی ہیں، اسی وجہ سے Conflict of interest یعنی مفادات کے تصادم کی صورت بن جاتی ہے۔ اسی وجہ سے کچھ محققین کی رائے یہ ہے۔²¹ کہ چونکہ ان ریٹنگ ایجنسیوں کا مفاد ان اداروں سے پہلے ہی سے وابستہ تھا کیونکہ ان کی فیس وہی ادارے ادا کرتے ہیں اور اب ان اضافی خدمات کی وجہ سے یہ ایجنسیز اور زیادہ ان اداروں پر انحصار کرنے لگے ہیں اس لئے مجبوراً یہ ایجنسیز ان مالیاتی اداروں کی مرضی کے ریٹنگ دینے پر مجبور ہوں گے، جس کی وجہ سے ان کی ساکھ متاثر ہوگی، اس لئے ان کی رائے یہ ہے کہ ریٹنگ ایجنسیوں کو فقط اپنے بنیادی کام تک ہی محدود رہنا چاہئے اور ان اضافی خدمات میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے۔

ان وجوہات کی بنا پر ان ایجنسیز کے لئے مختلف اوقات میں ایسی ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ مفادات کے تصادم کی وجہ سے ان اضافی خدمات کا حصول ان کی جانب سے کسی ادارے کو دی گئی ریٹنگ پر اثر انداز نہ ہو، نیز اب کچھ ریٹنگ ایجنسیز یہ اضافی خدمات ان اداروں کو مہیا نہیں کرتے جن کی ریٹنگ یہ ادارے کرتے ہیں تاکہ کسی نہ کسی حد تک مفادات کے ٹکراؤ سے بچا جاسکے۔²²

اسی طرح کچھ ایجنسیوں نے اپنے اوپر ایسی پابندیاں عائد کی ہیں تاکہ ان کا اضافی کاروبار ان کی ریٹنگ کی ذمہ داریوں پر اثر انداز نہ ہو۔ مثلاً جتنا بھی اضافی کاروبار ہو اس کی مکمل تفصیلات متعلقہ کمپنی کی ویب سائٹ پر مہیا کی جائے گی۔ نیز ریٹنگ اور اضافی خدمات کے شعبے کو مکمل طور پر آزادانہ کام کرنے دیا جائے گا۔²³

کریڈٹ ریٹنگ اور درجہ بندی کا طریقہ کار:

مروجہ کریڈٹ ریٹنگ مختلف اداروں، مالیاتی بانڈز اور ممالک وغیرہ کی ہوتی ہے اس لئے ہر ریٹنگ ایجنسی نے مختلف اداروں، مالیاتی دستاویزات یا مختلف ممالک، ان کی جانب سے جاری شدہ بانڈز کی ریٹنگ کے لئے الگ الگ طریقہ کار وضع کیا ہوتا ہے۔ جن میں شائع شدہ مواد اور غیر شائع شدہ مواد (جہاں جہاں ضرورت ہو) سے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ اس مواد کی معیاری Qualitative اور مقداری Quantitative طریقے سے جانچ کی جاتی ہے۔ مثلاً sovereign Rating یعنی ممالک کی کریڈٹ ریٹنگ میں مؤڈیز کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق دیگر جہات کے ساتھ ساتھ درج ذیل اصولی نکات کا جائزہ لیا جاتا ہے:

۱۔ سیاسی خطرات Political Risks کا جائزہ

۲۔ معاشی اسٹرکچر کا جائزہ

۳۔ معاشی ترقی کے اعداد و شمار کا جائزہ

۴۔ ریاست کے پیداوار اور اثاثوں کی شرح کا جائزہ

۵۔ موجودہ قرضوں کے کل پیداوار کے ساتھ نسبت

۶۔ مقامی مارکیٹ کے اعداد و شمار کا جائزہ

۷۔ Monetary Flexability

۸۔ بیرونی قرضوں کا جائزہ اس کے ساتھ ساتھ External liquidity کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔

درج بالا امور کے ضمن میں پھر تمام طرح کے خطرات، آمدن، ترقی، مارکیٹ اور تجارتی حدود قیود کے قواعد و ضوابط کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔²⁴

اسی طرح دوسرے شعبوں سے وابستہ اداروں کی ریٹنگ کے لئے مختلف امور مثلاً کاروباری خطرات، مالیاتی پوزیشن، مارکیٹ کے حالات، متعلقہ انڈسٹری کے خطرات اور مارکیٹ میں کمپنی کی ساکھ وغیرہ کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

ریٹنگ کے اجراء کا عملی طریقہ کار:

۱۔ سب سے پہلے ریٹنگ ایجنسی کے ساتھ اس کمپنی یا مملکت کا معاہدہ ہوتا ہے جس کو کریڈٹ ریٹنگ کی ضرورت ہوتی ہے یا جو بانڈز وغیرہ جاری کرنا چاہتی ہے اور اس بانڈز کی ریٹنگ کرنا چاہتی ہے۔ اس معاہدے میں بنیادی نکات پر فریقین کی رضامندی اور دستخط ہوتے ہیں۔

۲۔ معاہدے کے بعد ریٹنگ ایجنسی اس کام assignment کو متعلقہ شعبے کے سپرد کرتی ہے۔

۳۔ متعلقہ شعبے کے تجزیہ کار اس کمپنی کے متعلق ضروری معلومات حاصل کرتے ہیں۔ جن میں سے کچھ معلومات متعلقہ کمپنی کے شائع شدہ دستاویزات سے حاصل کی جاتی ہیں مثلاً بیلنس شیٹ وغیرہ جبکہ دیگر معلومات کے لئے کمپنی کو تحریری طور پر معلومات دینے کا کہا جاتا ہے۔²⁵

۴۔ متعلقہ کمپنی کی مینجمنٹ یا ان کے نمائندوں کے ساتھ براہ راست رابطہ کر لیا جاتا ہے اور ان سے بھی مختلف معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ نیز جہاں ضرورت ہو وہاں پر کمپنی کے کاروبار کی جانچ کے لئے ریٹنگ ایجنسی سے وابستہ تجزیہ کار معائنہ کرتے ہیں تاکہ وہاں پر متعلقہ کاروبار، پلانٹ، پروڈکشن کا طریقہ کار اور معیار کا جائزہ لیا جاسکے۔²⁶

۵۔ تمام متعلقہ معلومات کی بنیاد پر تجزیہ کاروں کی آراء لی جاتی ہیں اور ان کو ریٹنگ ایجنسی کے اندرونی طور پر سینئر تجزیہ کاروں پر مشتمل کمیٹی میں پیش کیا جاتا ہے جس پر بحث و غور اور ریٹنگ کے مروجہ قواعد و طریقہ کار کی تطبیق کے بعد اس ادارے کی ریٹنگ سے متعلق ایک رائے تجویز کرتی ہے۔ کچھ اداروں میں حاصل کی گئی معلومات کو اس میٹنگ سے پہلے متعلقہ کمپنی کو بھی بھیج دیا جاتا ہے تاکہ جمع کی گئی معلومات کے حوالے سے ان کی بھی رائے لی جائے اور اگر معلومات میں کوئی سقم ہو تو اس کی تصحیح کا موقع مل جائے۔²⁷

۶۔ اس مجوزہ رائے کو کریڈٹ ریٹنگ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، جس کی رائے ریٹنگ کے حوالے سے حتمی سمجھی جاتی ہے، اس کمیٹی میں عموماً متعلقہ شعبوں کے ماہرین موجود ہوتے ہیں اور کبھی کبھی ریٹنگ ایجنسی بیرونی تجزیہ کار ماہرین کو بھی اس کمیٹی کا حصہ بنا لیتی ہے۔ یہ کمیٹی جمع شدہ معلومات اور مجوزہ رائے کا جائزہ لیتی ہے، تمام ممبران اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں جس کے بعد اکثریت کی بنیاد پر اس کمپنی کی ریٹنگ کا فیصلہ ہوتا ہے۔²⁸

۷۔ اس ریٹنگ اور اس کی وجوہات کو متعلقہ کمپنی کو بھیج دیا جاتا ہے، اگر متعلقہ کمپنی اس ریٹنگ کے ساتھ متفق نہ ہو تو اس کے خلاف اپیل کر سکتی ہے، جس کے لئے باقاعدہ ایک طریقہ کار وضع کیا گیا ہوتا ہے، اس کے بعد ریٹنگ کو شائع کیا جاتا ہے۔²⁹

تاہم اگر ریٹنگ ایجنسی کو یہ محسوس ہو کہ اس کمپنی کی ریٹنگ میں کچھ عوارض کی بناء پر جلد ہی تبدیلی کا امکان ہے تو اس کمپنی کو Watch list میں رکھ لیتی ہے اور وقت کے ساتھ اگر کوئی تبدیلی آجائے تو ریٹنگ میں تبدیلی کی جاتی ہے اسی طرح اگر تھوڑی زیادہ مدت میں تبدیلی کا امکان ہو تو اس کمپنی کو outlook لسٹ میں رکھ لیتی ہے تاکہ اسی سے لوگ کمپنی کی حالت جانچ سکیں۔³⁰

کریڈٹ ریٹنگ کے اجراء اور تشہیر کا طریقہ کار

ریٹنگ ایجنسی کی جانب سے تمام طریقہ کار کے تکمیل کے بعد کریڈٹ ریٹنگ جاری کی جاتی ہے، اس کے اجراء اور تشہیر کے لئے مختلف کمپنیاں

اپنے اپنے ممالک میں مروجہ ماحول کے مطابق طریقہ کار اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً Standards and Poor's کی جانب سے مذکورہ کمپنی کو مطلع کرنے کے ساتھ ساتھ ریٹنگ کے لئے پریس ریلیز کا اجراء کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ان کمپنیوں کی ریٹنگ کی تشہیر Standards and Poor's اپنے ویب سائٹ پر بھی کرتی ہے۔ اس حوالے سے News letter بھی جاری کیا جاتا ہے، جس میں اس کمپنی کی ریٹنگ کا تذکرہ ہوتا ہے۔ نیز Standards and Poor's کی جانب سے خصوصی طور پر ریٹنگ کے اجراء کے لئے وقتاً فوقتاً منعقدہ پروگراموں میں بھی اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔³¹

ریٹنگ کے فوائد:

ریٹنگ کے فوائد کمپنی اور سرمایہ کاری کرنے والوں دونوں کو ہوتے ہیں۔

سرمایہ کاری کرنے والوں کے لئے فوائد:

سرمایہ کاری کرنے والوں کے لئے اہم فوائد میں سے درج ذیل فوائد بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ محفوظ سرمایہ کاری: کریڈٹ ریٹنگ سرمایہ کار کو اس کے سرمائے کی حفاظت کے حوالے سے رائے مہیا کرتی ہے، جس کی بنیاد پر سرمایہ کار اس کمپنی میں سرمایہ لگاتا ہے جس میں خطرات کم سے کم ہوں۔

۲۔ خطرات کا تعین: جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ ریٹنگ کے مختلف درجات ہوتے ہیں، ان تعبیرات کے معانی و مفہم مختلف ہوتے ہیں۔ جن میں اس کمپنی یا ادارے میں سرمایہ کاری سے منسلک خطرات کو واضح کیا گیا ہوتا ہے۔ جس سے سرمایہ کار ان خطرات کی نوعیت کو سمجھتے ہوئے سرمایہ کاری کرنے اور نہ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔

۳۔ حقیقی صورت حال سے آگاہی: سرمایہ کار خاص طور پر چھوٹے سرمایہ کار جن کے پاس زیادہ رقم نہیں ہوتی اور نہ ہی سرمایہ کاری کے خطرات کو جانچنے کے لئے اضافی لوگ ہوتے ہیں، ان کو بغیر اضافی خرچے کے، مطلوبہ کمپنی کی حقیقی صورت حال کے بارے میں رائے قائم کرنے میں مدد مل جاتی ہے۔

۴۔ سرمایہ کاری کرنے کے وسیع مواقع: سرمایہ کار کے لئے وسیع مواقع میسر آجاتے ہیں۔ کیونکہ کمپنیوں کی ریٹنگ کی وجہ سے ان کی درجہ بندی سامنے آجاتی ہے اور وہ ان سب میں آسانی سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ کون سی کمپنی میں سرمایہ کاری کرنے میں کتنا خطرہ ہے۔³² ریگولیٹر کے لئے بھی ایک طرح سے کسی کمپنی کی صورت حال جانچنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

کمپنیوں کے لئے ریٹنگ کے فوائد:

۱۔ سرمایہ اکٹھا کرنے میں آسانی: ریٹنگ کی وجہ سے اچھی ریٹنگ والی کمپنیوں کے لئے سرمایہ کاروں تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کی ریٹنگ کی وجہ سے لوگ آسانی سے ان میں سرمایہ لگانا شروع کر دیتے ہیں۔³³

۲۔ کم سود پر سرمایہ اکٹھا کرنا: اچھی ریٹنگ والی کمپنیوں کو کم سود پر سرمایہ اکٹھا کرنا آسان ہو جاتا ہے کیونکہ سرمایہ لگانے والے عموماً محفوظ سرمایہ

کاری کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اس کی آمدن کم ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جتنا خطرہ کم ہوگا اتنا منافع بھی کم ہوگا۔ اس لئے اچھی ریٹنگ والی کمپنیاں کم خرچ پر زیادہ سرمایہ اکٹھا کر لیتی ہیں۔

۳۔ کمپنیوں کے اخراجات میں کمی: کمپنیاں سرمایہ اکٹھا کرنے کے لئے مختلف تشہیری اقدامات کرتی ہیں جس میں بہت سارے خرچے ہوتے ہیں۔ اچھی ریٹنگ کی وجہ سے ان کے خرچوں میں بہت کمی آجاتی ہے کیونکہ ان کی اچھی ریٹنگ کی وجہ سے سرمایہ کار ان کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔

۴۔ مارکیٹ میں ساکھ کی بہتری: اچھی ریٹنگ کی وجہ سے مارکیٹ میں اس کمپنی کی ساکھ بہتر ہونے کی وجہ سے شنیر ہولڈر سے لے کر عام آدمی تک کمپنی کی اچھی پہچان بن جاتی ہے جس کا اثر اس کے پراڈکٹ پر بھی ہوتا ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ ریٹنگ کے کچھ نقصانات بھی بیان کئے جاتے ہیں مثلاً ریٹنگ ایجنسیوں کا صحیح ریٹنگ نہ دینا، اسی طرح ریٹنگ ایجنسیوں کے تجزیہ کاروں کا درست تجزیہ نہ کرنے کی وجہ سے کریڈٹ ریٹنگ میں غلطی کرنا۔ وغیرہ کی وجہ سے سرمایہ کاروں کو نقصان اٹھانا بھی پڑ سکتا ہے۔³⁴

شریعی ریٹنگ کا تعارف:

ڈاکٹر محمد ای الگری شریعی ریٹنگ کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

Shari'ah rating is a process the purpose of which is to provide the public with an independent appraisal that assesses the commitment of the management of a financial institution to follow Shari'ah injunctions in their business and to avail Muslims with an unbiased opinion on the Shari'ah quality of the Islamic banking and financial products offered to the public by that institution.³⁵

شریعی ریٹنگ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ عوام کو اسلامی مالیاتی ادارے کے کاروباری معاملات میں مینجمنٹ کی شرعی اصولوں کی پاس داری کے بارے میں ایک غیر جانبدار رائے مہیا کی جائے۔ نیز اسلامی مالیاتی ادارے کے پراڈکٹس کی شرعی معیار کے بارے میں ایک غیر متعصبانہ رائے دے۔

اس تعریف میں اگرچہ Business یعنی کاروبار کا لفظ ذکر کیا گیا ہے تاہم اس میں کاروبار کے بجائے معاملات کا لفظ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ریٹنگ کا احاطہ H.R کی پالیسی سے لے کر مارکیٹنگ تک کے معاملات کا احاطہ کر لیتا۔

AAOIFI نے اپنے میں شریعی ریٹنگ کے تعریف یوں کی ہے:

“Shari'ah compliance and fiduciary rating – reflects a combined assessment of an IFI's relative state of compliance, duly reflected on a rating (or scoring) scale, with standards, regulations and best practices (collectively called benchmarked practices) with regard to (a) compliance with Shari'ah principles and rules, (b) Shari'ah governance framework, (c) corporate governance practices related to

Shari'ah governance, (d) transparency and disclosure, (e) ethics and values, and (f) fiduciary responsibilities and performance”³⁶.

یہ تعریف قانونی لحاظ سے زیادہ جامع مانع ہے۔ اس تعریف کے مطابق شریعہ ریٹنگ کا دائرہ کار درج ذیل امور تک پھیلا ہوا ہے:

۱۔ شرعی اصول و ضوابط کی پابندی۔

۲۔ شریعہ گورننس فریم ورک

۳۔ کارپوریٹ گورننس کے وہ حصے جو شریعہ گورننس سے متعلقہ ہوں۔

۴۔ شفافیت اور ادارے کے معلومات کے حوالے سے تشہیر۔ transparency and disclosure

۵۔ اخلاقی امور اور اقدار ethics and values

۶۔ امین ہونے کے لحاظ سے ذمہ داریاں اور کارکردگی۔

اس تعریف کی رو سے شریعہ ریٹنگ میں نہ صرف شریعہ اصولوں کی پاسداری کے حوالے سے کسی ادارے کی درجہ بندی کا اظہار ہوتا ہے بلکہ یہ اخلاقی اقدار، شریعہ گورننس، امانتداری کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآہونے تک کی درجہ بندی ہوتی ہے۔

شریعت ریٹنگ کی ضرورت واہمیت:

اگرچہ موڈیز اور دوسرے ریٹنگ کے ادارے، ایسے اداروں کی بھی ریٹنگ کر رہے ہیں جو اسلامی مالیات سے وابستہ ہیں لیکن یہ ریٹنگ زیادہ تر کریڈٹ ریٹنگ یا انتظامی امور کی حد تک ریٹنگ ہوتی ہے۔ ان اداروں میں سے کسی ادارے نے ایسی ریٹنگ کے حوالے سے کوئی قدم نہیں اٹھایا جو اس بات کو ظاہر کرے کہ ان اداروں میں اپنے قیام کے سب سے بنیادی اور اہم بات یعنی شریعہ کمپلائنس کے تقاضے کس حد تک پورے کئے۔³⁷

کیونکہ بہت سارے محققین اور سرویز اس بات کو وضاحت سے لکھ چکے ہیں کہ اسلامی بینکوں کے ساتھ کھاتے کھولنے والوں اور خدمات لینے والوں میں سے اکثریت کے لئے سب سے بڑا اور مضبوط محرک ان اداروں کے ساتھ اسلامی یا شرعی اصولوں کی پاسداری کا تاثر ہے۔ تاہم کون سا مالیاتی ادارہ ان اصولوں کی عملی تطبیق میں کس حد تک دلچسپی رکھتا ہے اور کس حد تک یہ کوششیں کون سے ادارے میں کامیابی سے ہمکنار ہوئی ہیں اس کی درجہ بندی کے لئے کوئی نظام نہیں۔ اگرچہ اسلامی مالیاتی اداروں میں شریعہ ایڈوائزری یا شریعہ بورڈ کی طرف سے کسی ادارے کے شریعہ کمپلائنس (شرعی اصولوں کے ساتھ مطابقت) ہونے کے بارے میں رپورٹ اس ادارے کے سالانہ بیلنس شیٹ میں چھپنا ضروری ہے۔³⁸

تاہم اس سے کسی ادارے کی شریعہ کمپلائنس کی درجہ بندی کا پتہ چلنا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ اس رپورٹ میں صرف اسی ادارے کے شریعہ کمپلائنس کو ہونے یا نہ ہونے کا ذکر ہوتا ہے۔ نیز عام کسٹمر کے لئے یہ آسان نہیں ہوتا کہ وہ تمام بینکوں کے شریعہ مشیروں کی رپورٹ کو دیکھ کر

اس کے بعد سرمایہ کاری کا فیصلہ کرے اور اگر ان تمام رپورٹوں کو ملاحظہ بھی کیا جائے تب بھی صرف ان رپورٹوں کی بنیاد پر گاہکوں کے لئے ان اداروں کی شرعی لحاظ سے درجہ بندی کرنا ممکن نہیں۔

اس لئے عصر حاضر میں جبکہ اسلامی مالیاتی انڈسٹری کا حجم بھی کافی بڑھ گیا اور اس میدان میں مقابلے کی فضا بھی قائم ہو گئی ہے، اس بات کی ضرورت ہے کہ غیر جانبدار اور منظور شدہ ریٹنگ (درجہ بندی) کی ایجنسیوں کے ذریعہ اسلامی مالیاتی ادارے کے نام سے خدمات فراہم کرنے والے اداروں کی شریعہ کمپلائنس کے حوالے سے درجہ بندی کا نظام متعارف کرایا جائے۔

شریعی ریٹنگ کے مقاصد:

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ شریعی ریٹنگ کا مقصد اس بات کی جانچ نہیں ہے کہ یہ ادارہ اسلامی ہے یا نہیں، یا یہ کہ اس ادارے کی جانب سے فراہم شدہ خدمات اور سہولیات کے پراڈکٹ اسلامی اصولوں کے تحت ہیں یا نہیں، کیونکہ یہ تمام ادارے باقاعدہ طور پر شریعی بورڈ یا شریعی ایڈوائزری کمیٹی میں کام کرتے ہیں جن کی منظوری کے بعد ہی ان اداروں کو کسی پراڈکٹ کو بطور پراڈکٹ استعمال کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ جو پراڈکٹ شریعی بورڈ یا شریعی مشیر سے منظور شدہ نہیں ان کو استعمال کرنے کی گنجائش ہی نہیں۔ اس لئے شریعی ریٹنگ کا مقصد اس پراڈکٹ کے شرعی جواز یا عدم جواز کی جانچ نہیں ہے، کیونکہ جب کوئی پراڈکٹ شریعی بورڈ سے منظور ہو تو اس کے بعد اس کی شرعی جواز و عدم جواز کی بحث ایک سعی لاحاصل ہے، نیز اس سے شریعی بورڈ اور ریٹنگ ایجنسی کے درمیان تنازعات کا دروازہ کھلنے کا اندیشہ ہے جس سے اسلامی مالیاتی انڈسٹری کو فائدے کے بجائے نقصان ہو گا۔

گویا کہ شریعی ریٹنگ کسی پراڈکٹ کے جائز یا ناجائز ہونے کے دائرے کے گرد نہیں گھومتی بلکہ مجوزہ شریعی ریٹنگ کا دائرہ کار اس سے مختلف اور وسیع ہے، اس میں شریعی بورڈ کے فیصلوں کی تفہیم سمیت، شریعی گورننس، اخلاقی معاملات، دیانتداری کے حوالے سے ذمہ داریوں کا بھی احاطہ کیا جاتا ہے، اس لئے اس ریٹنگ سے کسی ادارے کے اسلامی ہونے یا نہ ہونے کا تعلق نہیں بلکہ یہ کسی ادارے کے حوالے سے ایک مجموعی تاثر کی درجہ بندی ہے کہ اس ادارے میں شرعی اصول و ضوابط کی کتنی پابندی ہوتی ہے اور اخلاقی ذمہ داریوں کے پورا کرنے میں یہ ادارہ کس حد تک مخلص ہے۔ مثلاً کیا ادارہ میں شیئر ہولڈرز اور کھاتے داروں کے ساتھ منصفانہ بنیادوں پر سلوک ہو رہا ہے؟ کیا منافع کی تقسیم میں اس بات کو مد نظر رکھا جا رہا ہے؟ کیا پول مینیجمنٹ میں اس بات کا لحاظ رکھا جا رہا ہے؟ کیا اثاثوں کی ایک پول سے دوسرے پول میں منتقلی میں اس بات کا لحاظ رکھا جاتا ہے؟ کیا اسلامی بینک یا اسلامی مالیاتی ادارہ بحیثیت مضارب اپنے امین ہونے کے ذمہ داریاں پوری کر رہا ہے؟ ان سب اور ان جیسے دوسرے معاملات کو طے شدہ طریقہ کار کے تحت جانچنے کے بعد اس ادارے کی درجہ بندی کی جائے گی اور ادارہ جس حد تک ان تمام شرعی ضوابط کی پابندی کر رہا ہو اسی لحاظ سے اس کی درجہ بندی ہو۔

شریعہ ریٹنگ کے فوائد:

گاہوں کو فوائد:

۱۔ جیسا کہ مختلف سرویز میں یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ گاہوں کا ان مالیاتی اداروں کے ساتھ منسلک ہونے کی وجوہات کی میں ایک بڑی وجہ ان مالیاتی اداروں کا شرعی اصولوں کے مطابق کام کرنا ہے³⁹ شریعہ ریٹنگ کے نظام کے متعارف ہونے کی وجہ سے گاہوں کے سامنے مختلف کمپنیوں کی شریعہ ریٹنگ واضح ہو کر سامنے آجائے گی۔ جس کی وجہ سے ہر ایک کمپنی کی شریعہ کمپلائنس کو دی جانے والی اہمیت کا اندازہ ہوگا۔ اور ان اداروں کے ساتھ کاروباری تعلق بنانے کے حوالے سے گاہوں کو حتمی فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی۔

۲۔ ریٹنگ کے نظام کا متعارف کرنے سے ان اداروں کے گاہوں کو بہتر سے بہتر شریعہ کمپلائنس اداروں کی خدمات حاصل کرنے کے مواقع ملیں گے۔ کیونکہ اس نظام کے متعارف ہونے سے اسلامی مالیاتی ادارے بہتر سے بہتر ریٹنگ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ جس سے شریعہ کمپلائنس کے حوالے سے مزید بہتر خدمات حاصل کرنے کی سہولت حاصل ہوگی۔

۳۔ جس طرح کریڈٹ ریٹنگ کی صورت میں اچھی ریٹنگ والے اداروں پر گاہوں کا اعتماد بڑھتا ہے اسی طرح شریعہ کمپلائنس ریٹنگ کی صورت میں جتنے گاہک اس مالیاتی ادارے کے ساتھ منسلک ہیں ان کا اس کمپنی پر شریعت کی پاسداری کے حوالے سے مزید اعتماد بڑھے گا اور ادارے اور اس کے کسٹمرز کے درمیان کاروباری تعلق مزید مستحکم ہوگا۔⁴⁰

۴۔ اس نظام کے متعارف ہونے سے اسلامی مالیاتی اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور مینیجمنٹ سے اس بات کی مزید توقع کی جائے گی کہ وہ ایسی پالیسیاں بنائیں اور شریعہ کمپلائنس کی نگرانی کے نظام کو مزید مستحکم بنانے کی کوشش کریں تاکہ بینک کی شریعہ ریٹنگ کمزور نہ ہو۔ نیز شرعی رہنمائی کی خلاف ورزی سے بچنے کے لئے مزید کوششیں کریں، کیونکہ جتنی کم خلاف ورزی ہوگی اتنی ہی بینک کی شریعہ کوالٹی ریٹنگ مزید مستحکم ہوگی۔ جس کا فائدہ بینک کے اندرونی نظام میں شریعہ کمپلائنس کی بہتری کی صورت میں نکلے گا۔

۵۔ شریعہ ریٹنگ کا نظام متعارف ہونے سے شریعہ آڈٹ اور شریعہ کمپلائنس کے شعبے مزید مستحکم ہوں گے۔ کیونکہ ان دونوں شعبوں کا براہ راست تعلق بینک کے اندر شریعہ کمپلائنس کے نظام کو مضبوط بنانے سے ہے۔ جتنے یہ شعبے مضبوط ہوں گے اس کا اثر مجموعی طور پر بینک کے شریعہ کمپلائنس پر پڑے گا۔⁴¹

۶۔ اس نظام کے متعارف ہونے سے شریعہ بورڈ پر پریشر میں کمی ہوگی کیونکہ فی الحال اگرچہ شریعہ کمپلائنس کی ذمہ داری میں اس کے ساتھ بورڈ آف ڈائریکٹرز اور مینیجمنٹ شریک ہیں۔⁴² تاہم عملی طور پر شریعہ بورڈ پر ہی اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان مالیاتی اداروں میں شریعہ آڈٹ اور شریعہ کمپلائنس کے شعبوں کے ذریعہ شریعہ کمپلائنس کو یقینی بنائیں۔ تاہم شریعہ ریٹنگ کا اثر چونکہ ادارے کے مالیاتی کارکردگی پر بھی پڑتا ہے جس کی وجہ سے شریعہ کمپلائنس کو یقینی بنانے میں بورڈ آف ڈائریکٹرز بھی شریعہ گورننس میں طے شدہ ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اقدامات اٹھائیں گے۔ جس کا اثر شریعہ بورڈ پر پڑنے والے پریشر کی کمی کی صورت میں ہوگا۔

مالیاتی اداروں کو فوائد:

۱- شریعہ کمپلائنس اور گورننس رسک کے حوالے سے فوائد: شریعہ ریٹنگ کے مجوزہ معیارات کے مطابق درجہ بندی کے نظام کا اجراء ہونے سے ان اداروں کو شرعی خطرات اور گورننس رسک کے حوالے سے سامنے آنے والے خطرات سے نمٹنا آسان ہوگا۔ کیونکہ یہ ادارے ریٹنگ کی بہتری کے لئے ان خطرات کا سدباب کرنے پر مزید توجہ کریں گے اور ایسا نظام وضع کریں گے جس سے ان خطرات کا سامنا کم سے کم ہو۔

۲- ریپوٹیشنل رسک کا فائدہ: بینک کو شریعہ کی اصولوں سے عدم مطابقت کی وجہ سے مارکیٹ میں اس کی ریپوٹیشن پر منفی اثر پڑتا ہے جس کا اثر بینک کے کھاتوں اور خدمات لینے والے گاہکوں پر بھی ہوتا ہے۔ ریٹنگ کی بہتری کسی بینک کی ریپوٹیشن کی بہتری میں کردار ادا کر سکتی ہے اور اگر کسی ادارے کی شریعہ ریٹنگ میں بہتری ہو تو مارکیٹ میں اس کی ریپوٹیشن مثبت ہوگی۔ جس کا منطقی نتیجہ اس ادارے کے کھاتوں اور خدمات لینے والے گاہکوں پر مثبت اثر کا ہوگا۔⁴³

۳- سرمایہ کاروں کا زیادہ رجحان اور کھاتوں میں اضافہ: شریعہ ریٹنگ کی وجہ سے ان مالیاتی اداروں مادی لحاظ سے فوائد ملیں گے جن کی ریٹنگ اچھی ہوگی۔ کیونکہ ان اداروں سے تعلق رکھنے والوں میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو شریعہ اصولوں کی پاسداری کے دعوے کی وجہ سے ان مالیاتی اداروں سے تعلق استوار کرتے ہیں تاکہ ان کو حلال منافع ملے یا کم از کم ایسے مالیاتی ادارے سے تعلق بنانے سے بچ جائیں جو سودی معاملات سے منسلک ہو۔ اچھی ریٹنگ والے اداروں کے ساتھ گاہک مزید اعتماد کے ساتھ کھاتے داری کا تعلق بنائیں گے۔ جس سے ان اداروں کے کھاتے بڑھیں گے اور منافع پر بھی اثر پڑے گا۔

۴- Rate of Return Risk کے حوالے سے فائدہ: اسلامی مالیاتی اداروں کی جانب سے جتنے منافع پر لوگوں کو مختلف سہولیات مثلاً مرابحہ، اجارہ، سلم وغیرہ کی سہولت فراہم کی گئی ہو اور Bench Mark Rate (قرضے پر سود کی ادائیگی کی شرح جو مرکزی بینک جاری کرتی ہے) بڑھنے سے مالیاتی ادارے کے کھاتے داروں کو دوسرے مالیاتی اداروں کی جانب سے اس سے زیادہ منافع کی پیشکش کی صورت میں اسلامی مالیاتی ادارے کو اسی منافع کا مقابلہ کرنے کے خطرات کو کہا جاتا ہے۔⁴⁴

شریعہ ریٹنگ کے حوالے سے اچھی ساکھ کے حامل بینکوں کو Rate of Return Risk کے حوالے سے بھی فائدہ ہوگا۔ کیونکہ ان کے زیادہ تر کھاتے داروں کی دلچسپی کا مرکز اس ادارے کا شریعہ کے اصولوں کی پاسداری کا اعلیٰ معیار ہوگا۔ اگر ان کی جانب سے دیا جانے والا منافع سودی مالیاتی اداروں سے کم بھی ہو گا تب بھی ان کو کھاتوں میں کمی کا نسبتاً کم خطرہ برداشت کرنا ہوگا۔

ریگولیٹری اداروں کو فوائد:

ان فوائد کے ساتھ ساتھ ریگولیٹری اداروں کو جس طرح غیر جانبدار کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیز کی ریٹنگ سے ان مالیاتی اداروں کی استحکام اور عدم استحکام کے علم کا فائدہ ہوتا ہے اسی طرح شریعہ ریٹنگ کی وجہ سے بھی ان کو یہ فائدہ ہوگا کہ کون سا ادارہ شریعہ کمپلائنس کے لئے جاری شدہ احکامات پر کس حد تک عمل کر رہا ہے، اسی طرح ان ریگولیٹری اداروں کی جانب سے شریعہ گورننس پر کس حد عمل ہو رہا ہے۔

اسلامی مالیاتی انڈسٹری کو فائدہ:

۱۔ شریعہ ریٹنگ کے متعارف کرنے سے اسلامی مالیاتی اداروں میں مسابقتی کی فضا قائم ہوگی۔ کیونکہ جس طرح کریڈٹ ریٹنگ کی بہتری کی وجہ سے گاہکوں کا رجوع ایسی کمپنی کی طرف زیادہ ہوتا ہے جن کی ریٹنگ بہتر ہو اسی طرح جس کمپنی کی ریٹنگ شریعہ کمپلائنس کے لحاظ سے بہتر ہوگی اس کو بھی دوسری کمپنیوں پر ترجیح حاصل ہوگی جس کی وجہ سے کمپنیاں شریعہ کمپلائنس کے نظام کی طرف توجہ دیں گی اور اندرونی طور پر اس نظام کے صحیح انطباق کی کوشش میں مسابقتی کی فضا قائم ہوگی۔ اس مسابقتی کا فائدہ شرعی اصول و ضوابط کی زیادہ سے زیادہ پابندی کی صورت میں حاصل ہوگا۔

۲۔ شریعہ ریٹنگ کے نظام کے متعارف ہونے سے شریعہ فائنانس مزید مستحکم ہوگی اور شریعہ ریٹنگ کی ایک نئی انڈسٹری وجود میں آئے گی۔ جو شریعہ فائنانس کی انڈسٹری کو کندھا فراہم کرے گی۔ اس نظام کی ترویج سے شریعہ کمپلائنس کے نظام کو شفافیت حاصل ہوگی۔

۳۔ شریعہ ریٹنگ کے نظام متعارف ہونے سے اسلامی مالیاتی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں میں باہم امتیاز ہو جائے گا۔ کچھ ایسی کمپنیاں سامنے آجائیں گی جو شریعہ کمپلائنس کو زیادہ قابل توجہ امور میں سے سمجھ کر ان ضابطوں پر عمل کرتی ہیں جبکہ کچھ کمپنیاں اس حد تک ان امور پر توجہ دینے کی صلاحیت نہیں رکھتیں، ان کمپنیوں میں امتیاز سے کسٹمرز کو اپنا کاروباری تعلق قائم کرنے کے حوالے سے فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی۔⁴⁵

خلاصہ و سفارشات:

اس تمام بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس طرح اسلامی اداروں کی کریڈٹ ریٹنگ کو لازمی قرار دیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو اس ادارے کی مالی حیثیت کا اندازہ ہو اور اسی درجہ بندی کو مد نظر رکھ کر سرمایہ کاری کریں۔ اسی طرح اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے بھی شریعہ کی اصولوں کی پاس داری کے حوالے سے درجہ بندی کا معیار متعارف کروانا چاہئے، تاہم ابتدائی طور پر اس کی نوعیت لازمی درجہ کی نہ ہو بلکہ اس کو سفارش کے درجہ میں ریگولیٹری باڈیز کی جانب سے ان اداروں کے لئے متعارف کروایا جائے تاکہ لوگوں کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہو اور اس کی اسٹینڈرڈ رائزیشن پر بھی کام ہو سکے۔

نیز اس کے بعد شریعہ ریٹنگ کو سالانہ کے بجائے ایک خاص مدت کے بعد لازمی قرار دیا جائے مثلاً ہر دو یا تین سال بعد شریعہ ریٹنگ کروانا لازمی قرار دیا جائے۔

کریڈٹ ریٹنگ کے ادارے بھی شریعہ ریٹنگ کے لحاظ سے اپنی صلاحیت بڑھانے پر کام کریں اور اس کے لئے مرکزی بینکوں اور ریگولیٹری اداروں سے مل کر کام کا آغاز کریں۔

ریگولیٹری ادارے اور مرکزی بینک، ایسے اداروں کی حوصلہ افزائی کریں جو شریعہ ریٹنگ کے کاروبار سے منسلک ہونا چاہتے ہیں۔ اسی طرح کریڈٹ ریٹنگ سے وابستہ اداروں کو بھی شریعہ ریٹنگ کے حوالے سے صلاحیت بڑھانے کی حوصلہ افزائی کریں۔

ریگولیٹری ادارے اور مرکزی بینک بھی شریعہ ریٹنگ سے متعلقہ پالیسیوں اور قوانین کی تفصیل میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ نیز اسلامی مالیاتی اداروں کو اس کے فوائد سے آگاہ کر کے اس کی ترغیب دیں۔

اسلامی مالیات سے وابستہ علماء و ماہرین کو بھی چاہئے کہ وہ ابلاغ کے مختلف ذرائع کو بروئے کار لا کر شریعہ ریٹنگ کی اہمیت کو اجاگر کریں تاکہ عوامی سطح پر اس حوالے سے شعور پیدا ہو۔ نیز عوامی سطح پر اس کی اہمیت کا علم ہونے سے مالیاتی ادارے، خود ہی شریعہ آڈٹ کے فائدے کو مد نظر رکھ کر اس کا آغاز کرنے کی کوشش کریں گے جس سے ان شاء اللہ اسلامی مالیاتی اداروں میں شریعہ کمپلائنس کے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

References

1. <http://www.sbp.org.pk/ibd/2015/C1.htm> accessed on dated 05/03/2020:
- 2 Corporate Governance and Sharia Compliance in Institutions offering Islamic Financial Services, <http://documents.worldbank.org/curated/en/675821468141267256/pdf/wps4054.pdf> accessed on dated 05/03/2020
- 3 Sharia non-compliance Risk in the Banking Sector, Impact on capital adequacy framework of Islamic banks, March 2016, p. 16.
4. <https://www.moody.com/> accessed on dated 05/03/2020:
5. https://www.standardandpoors.com/en_US/web/guest/home accessed on dated 05/03/2020:
6. <https://www.fitchratings.com/> accessed on dated 05/03/2020:
- 7 Role, interests and critics of credit rating agencies. UTMS Journal of Economics, p. 71 to 82, Barisa, 2012.
- 8 Working Paper No. 278, January 2011, DNB, Jacob, Credit Rating Agencies, https://www.dnb.nl/en/binaries/Working%20Paper%20278_tcm47-246556.pdf accessed on dated 06/03/2020
- 9 Rating Agencies and the Global Financial System. The New York University Salomon Center Series on Financial Markets and Institutions, V. 9.
- 10 The Credit Rating Agencies and Their Role in the Financial System, June 2018, White Lorince J. Oxford Handbook on Institutions, International Economic Governance, and Market Regulation SSRN: <https://ssrn.com/abstract=3192475> accessed on dated 06/03/2020
- 11 Clairy A. Hill, Regulating the Rating Agency, Washington University Law Review, V. 1, p. 82, January 2004.
- 12 Ibid.
- 13 <https://www.imf.org/external/pubs/ft/wp/2002/wp02170.pdf> accessed on dated 07/03/2020
14. https://www.sec.gov/investor/alerts/ib_creditratings.pdf accessed on dated 07/03/2020:
- 15 <https://www.treasurers.org/ACTmedia/ITCCMFcorpcreditguide.pdf> accessed on dated 07/03/2020
- 16 https://www.sec.gov/investor/alerts/ib_creditratings.pdf accessed on dated 07/03/2020
- 17 <https://www.treasurers.org/ACTmedia/ITCCMFcorpcreditguide.pdf> accessed on dated 07/03/2020
- 18 https://www.dnb.nl/en/binaries/Working%20Paper%20278_tcm47-246556.pdf accessed on dated 07/03/2020

- 19 Guide to Credit Rating essentials, [https://www.spratings.com/ S&P Rating's, _documents /20184/774196/Guide to Credit Rating Essentials Digital.pdf](https://www.spratings.com/S&P%20Rating's_documents/20184/774196/Guide%20to%20Credit%20Rating%20Essentials%20Digital.pdf) accessed on dated 07/03/2020
- 20 https://www.sec.gov/investor/alerts/ib_creditratings.pdf accessed on dated 07/03/2020
- 21 Clairy A. Hill, Regulating the Rating Agency, Washington University Law Review, V. 1, p. 82, January 2004.
- 22 Moody's Investment Services 'Policy for ancillary and other permissible services'<https://www.moodys.com/sites/products/ProductAttachments/Compliance/9-9> accessed on dated 07/03/2020 -
- 23 Giyan Loca, The Independence of Credit Rating Agencies, p. 96, A.P. <https://www.sec.gov/news/studies/credratingreport0103.pdf> accessed on dated 07/03/2020
- 24 How Moody's Rates Sovereigns and Supranational Entities, available at [https://www.moodys.com/Pages/HowMoodyRatesSovereigns.aspx?stop mobi=yes](https://www.moodys.com/Pages/HowMoodyRatesSovereigns.aspx?stop%20mobi=yes) accessed on dated 07/03/2020
- 25 <http://www.careratings.com/get-rated/get-rated.aspx> accessed on dated 07/03/2020
- 26 <http://www.ciratings.com/page/our-policies-procedures/rating-process> accessed on dated 07/03/2020
- 27 <https://www.moodys.com/ratings-process/How-to-Get-Rated/002001> accessed on dated 07/03/2020
- 28 <http://www.psnacet.edu.in/courses/MBA/Financial%20services/17.pdf> accessed on dated 07/03/2020
- 29 http://www.pacra.com.pk/pages/relationship/rating_process.php accessed on dated 07/03/2020
- 30 https://www.standardandpoors.com/en_US/web/guest/article//view/sourceId/504352 accessed on dated 07/03/2020
- 31 Guide to Credit Rating essentials, [https://www.spratings.com/ S&P Rating's, _documents /20184/774196/Guide to Credit Rating Essentials Digital.pdf](https://www.spratings.com/S&P%20Rating's_documents/20184/774196/Guide%20to%20Credit%20Rating%20Essentials%20Digital.pdf) accessed on dated 10/03/2020
- 32 <http://www.psnacet.edu.in/courses/MBA/Financial%20services/16.pdf> accessed on dated 10/03/2020
- 33 <http://siteresources.worldbank.org/extfinancialsector/Resources/2828841303327122200/Note8.pdf> accessed on dated 10/03/2020
34. <http://www.psnacet.edu.in/courses/MBA/Financial%20services/16.pdf>: accessed on dated 10/03/2020
35. <https://islamicmarkets.com/articles/shari-ah-ratings-on-islamic-financial-products> : accessed on dated 10/03/2020
- 36 Exposure Draft of the Governance Standard for Islamic Financial Institutions No. 10 Shari'ah complianceandfiduciaryratingsforIslamic financial institutions accessed on dated 10/03/2020
- 37 Ubaidullah, Rating of Islamic Financial institution, Scientific Publishing Center, King Abdul Aziz University Jidah, 2005, p. 37.
- 38 <http://www.sbp.org.pk/ibd/2015/C1-Annex.pdf> accessed on dated 10/03/2020
- 39 Jourj Bulee, Karmic Kohin, International Journal of Islamic Finance Services, V. 5, No. 5, accessed on dated 10/03/2020

⁴⁰ Muhammad Hanif, Sharia Compliance Rating of Islamic Financial Services Industry, Isra International Journal of Islamic Financial Industry, V. 10, No. 2/2018, p. 162-184, accessed on dated 10/03/2020

⁴¹ Ibid.

⁴² <http://www.sbp.org.pk/ibd/2015/C1-Annex.pdf> accessed on dated 10/03/2020.

⁴³ Rafisa Maat Razdi, K. Youazam Tuwan Lonk, Islamic Banks' Risks: It's Rating Methodology and Shariah: Assessment Solutions, Journal of Islamic Banking and Finance, December 2016, V. 4, No. 2, p. 48-60, accessed on dated 10/03/2020

⁴⁴ Zahid u Rehman, Urdam Oaz, IFSF, Working paper series, Sharia non-compliance Risk in the Banking Sector, Impact on capital adequacy framework of Islamic banks, March 2016, p. 16, accessed on dated 10/03/2020

⁴⁵ Muhammad Hanif, Sharia Compliance Rating of Islamic Financial Services Industry, Isra International Journal of Islamic Financial Industry, V. 10, No. 2/2018, p. 162-184, accessed on dated 10/03/2020